| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمائے دیوبند مسلمان ہیں بریلوی پیر فرید کوٹ مٹھن والے کا فتوی

ساجد خان

قارئین کرام اس سے پہلے بھی فقیر آپ حضرات کے سامنے ایک مضمون ''علمائے دیوبند بریلوی اکابرین کی نظر میں'' پیش کر چکا ہے جس میں مختلف بریلوی اکابرین کی کتب سے حضرات علمائے دیوبند کو مسلمان اور اہلسنت ثابت کیا گیا تھا اسی سلسلے کی ایک کڑی اس وقت آپ حضرات کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

پیر فرید کوٹ مٹھن والے (المتوفی ۱۹۰۱) کا شمار بریلوی اکابرین اور اولیاء اور معتمد علیہ بزرگوں میں ہوتا ہے۔ ان کے تفصیلی حالات ان کے ملفوظات ''مقابیس المجالس'' میں موجود ہے جس کا اردو ترجمہ ''ارشادات فریدی'' کے نام سے شائع ہوا ہے مقابیس المجالس ان کے خلیفہ خاص ''مولانا رکن الدین'' نے ان کے سامنے حرف حرف پڑھ کر سنائی اور اس کی تصحیح و توثیق کروائی (ص ۵۰۹)۔ تذکرہ علمائے اہلسنت میں ان کو ان القابات سے یاد کیا گیا ہے کہ:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین چاچڑاں شریف ﴿تذکرہ علمائے اہلسنت والجماعت لاہور ص ۲۰۸﴾۔

شیخ الشیوخ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ﴿ایضا ص ۲۰۹﴾

بریلویوں کے پیر ''پیر نصیر الدین'' سجادہ نشین گولڑہ شیرف لکھتے ہیں کہ:

حضرت خواجہ غلام فرید کی زبان حق ترجمان ﴿لطمۃ الغیب ص ۱۵۹﴾

وابستگان سلسلہ چشتیہ کے نزدیک بالعموم اور بصیر پوری و سیالوی صاحب کے نزدیک بالخصوص مستند و حجت کتاب مقابیس المجالس۔ ﴿لطمۃ الغیب ص ۲۱۰﴾۔

یہ تمام حوالہ جات آپ کے سامنے اس لئے پیش کئے گئے ہیں تا کہ بریلوی حضرات اور عوام پر یہ واضح کر دیا جائے کہ یہ پیر صاحب اور ان کی تصنیفات بریلوی حضرات کے ہاں مستند ہیں کیونکہ بریلوی حضرات کی عادت ہے کہ جب ان کے عقیدے کے خلاف کوئی بات ان ہی کی کتابوں سے پیش کی جائے تو وہ اس کتاب اور مصنف کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ حال ہی میں مفتی قریشی بریلوی اور طالب الرحمٰن غیر مقلد کے مابین جو مناظرہ ہوا اس میں بھی بریلویوں نے اس کتاب اور اس کے مصنف کو تسلیم کیا اور با قاعدہ اس کا دفاع کیا۔

یہی پیر فرید اپنے ملفوظات کے صفحہ ۳۵۱ و ۳۵۲ پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ کو اللہ کا ولی تسلیم کرتے ہیں تفصیل آگے آرہی ہے اور علمائے دیوبند کو صحیح معنوں میں ان کا مرید اور جانشین تسلیم کرتے ہیں اور ان کے ناموں کے ساتھ با قاعدہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اور حاشیہ پر یہ مرقوم ہے کہ پیر صاحب کے اس ملفوظ سے معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند مسلمان سنی ہیں اور جو لوگ ان کو وہابی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

نیچے اس کا مکمل سکین دے رہا ہوں میری تمام افراد خصوصا بریلوی صاحبان جن کے منہ ہر وقت علمائے دیوبند پر کفر کے گولے برساتے ہیں وہ گیارہویں شریف کی نسبت سے ان صفحات کو ٹھنڈے دل کے ساتھ آرام و اطمینان کے ساتھ "گیارہ، گیارہ" بار پڑھے اور اس کے بعد چالیسویں کی نسبت سے مولوی احمد رضا خان کا فتوی "حسام الحرمین" "چالیس" بار پڑھے جس میں لکھا ہے کہ جو علمائے دیوبند کو مسلمان جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی ان ہی کی طرح کافر ہے۔ اور ہمیں رضاخانی بتائیں کہ اب ان دونوں میں کون حق پر ہے اور کون جھوٹا کس کو سچا مانے کس کو کذاب۔؟؟؟؟۔ بینوا توجروا۔

اللہ اکبر۔۔۔ یہ ہے علمائے دیوبند کی زندہ جاوید کرامت کہ احمد رضا خان اور ان کی روحانی اولاد نے علمائے دیوبند پر کفر کے فتوے لگائے تو اللہ رب العزت نے خود ان ہی کی جماعت کے اکابرین کی زبانوں سے علمائے دیوبند کے مسلمان اور سنی ہونے کا اعلان کروادیا۔۔ سچ کہا

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔۔۔ اسے کہتے ہیں کہ

الفضل ما شهدت به الاعداء

فضیلت تو وہ کہ جس کی گواہی دشمن بھی دیں۔

اب بریلوی حضرات ان ملفوظات کو پڑھیں اور اس شعر کے ساتھ اپنے دل کی آگ کو ٹھنڈا کریں:

درد گردوں میں کسی نے غمخواری نہ کی

دشمنوں نے دشمنی کی یاروں نے یاری نہ کی

دعا کا طالب

خاکپائے اہلسنت والجماعت

www.ahlehaq.com

www.haqforum

تذکرہ
علماء اہلسنت و جماعت لاہور
ترتیب و تالیف
پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

۲۰۸
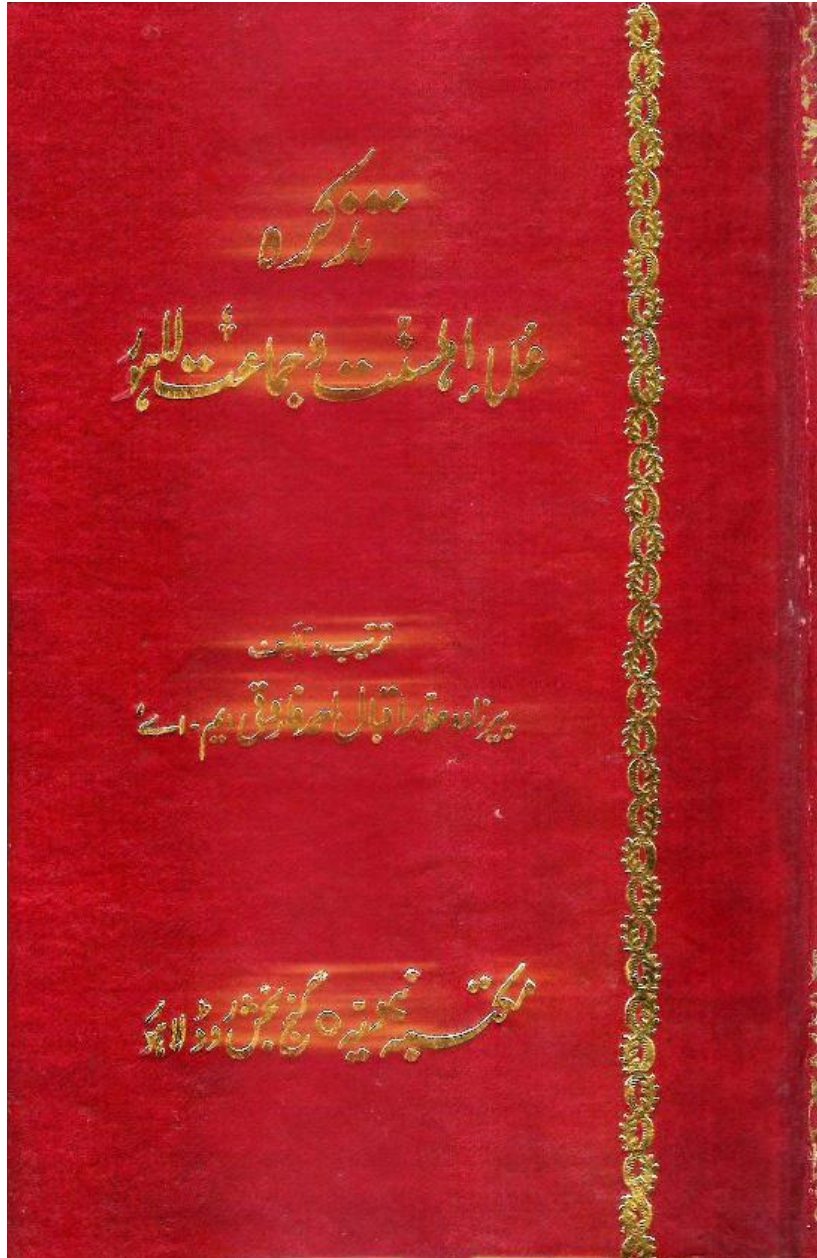
۲۔ بروز عیدین اپنج شنبہ وغیرہ میں فاتحہ مرسومہ ہاتھ اٹھا کر برائے ایصال ثواب بدعات ناپسندیدہ شرعیہ ہیں۔

۳۔ مسئلہ امکان کذب باری تعالیٰ۔

۴۔ مسئلہ امکان نظیر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۔ تمام بنی آدم کا بشریت میں آپ کے برابر ہونا۔

۶۔ آپ کا علم شیطان کے علم سے کم ہے[1]

اس تاریخی مناظرہ میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین چاچڑاں شریف کو حکم مناظرہ مقرر کیا گیا اور فریقین کے مقتدر علمائے فکر شریک ہوئے۔ نتیجۃً مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے اپنی شکست تسلیم کر لی اور انہیں ریاست بہاولپور چھوڑنا پڑی۔ چونکہ اس معرکۃ الآراء مناظرہ کو اعتقادی دنیا میں ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ بدیں وجہ ہم اس کی روئداد کا اقتباس "تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل" سے ہی بلفظہٖ نقل کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں حسب الطلب ریاست بہاول پور کے فقیر مناظرہ کے لیے وارد بہاولپور ہوا اور خلیل احمد صاحب جو رخصت پر تھے بھی ہم مشرب علماء لے کر عشرۂ آخر رمضان المبارک میں وارد بہاول پور ہوئے جن کے نام یہ ہیں:

۱۔ مولوی محمود حسن مدرس مدرسہ دیوبند۔

۲۔ مولوی صدیق احمد مقیم ریاست مالیر کوٹلہ۔

۳۔ مولوی محمد مراد۔

۴۔ مولوی عبد الحق متوطن پور قاضی۔

۵۔ مولوی جمعیت علی مدرس فارسی بہاول پور۔

علمائے اہل سنت سے مندرجہ ذیل علمائے کرام تشریف لائے تھے:

---

[1] تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مصنفہ مولانا غلام دستگیر قصوریؒ۔

۱۔ مولوی سلطان محمود تلیری والے۔
۲۔ مولوی عبدالرشید مدرس مدرسہ حضرت صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ۔
۳۔ مولوی عمر بخش صاحب مرحوم۔
۴۔ مولوی غلام نبی مرحوم۔
۵۔ مولوی اللہ بخش صاحب مرحوم۔

رمضان المبارک میں شدتِ گرما کے سبب سے انعقاد مجلس مناظرہ بعد عید سعید قرار پایا۔ پس ۳۔ شوال کو حضرت صاحب کے قیام فرودگاہ پر اراکین ریاست بہاولپور جمیع علماء و شرفاء جمع ہوئے تو فقیر راقم الحروف نے محض تائید دین متین کی غرض سے چند اعتراضات مسائل براہین قاطعہ پر عرض کیے اور اوّل سے آخر تک پڑھ سنائے[1] مناظرہ کے اختتام پر اہل سنت وجماعت کو فتح ہوئی اور شیخ الشیوخ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ حکم مناظرہ نے فیصلہ لکھا۔

"مولف براہین (مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی) معہ اپنے معاونین کے وہابی ہیں اور اہل سنّت سے خارج ہیں۔"

اس مناظرہ کی تفصیلی روئداد "تقدیس الوکیل" میں قلم بندی کی گئی مگر یوپی کے بعض علمائے دیوبند نے اسے جانب دار قرار دے کر فیصلہ سے انحراف کر لیا۔
حضرت مصنف ۱۳۰۷ھ جمادی الاخریٰ میں بہ عزم حج بیت اللہ شریف وارد بمبئی ہوئے اور جہاز پر سوار ہوتے ہی مناظرہ کی کارروائی کو عربی میں لکھنا شروع کر دیا۔ حجاز مقدس پہنچ کر علمائے حرمین الشریفین کے سامنے پیش کر دیا اور فتویٰ حاصل کر کے کتاب کی تائید و تصدیق حاصل کی۔ جن علمائے حجاز نے آپ کی اس مشہور کتاب کی تائید فرمائی ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:
۱۔ مولانا مولوی رحمت اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[1] تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل۔ مولانا غلام دستگیر قصوریؒ۔

یااللہ
یارسول اللہ
مُت غَیظًا اے عَدُوِّ عبدُ القادرؓ
(فاضل بریلویؒ)
کتابِ لاجواب
مُسَمّٰی بہ
لطمة الغیب
علٰے
ازالة الرّیب
دربیانِ ایں کہ
کعب بن اشرف قُرظی سے
مولوی اشرف سیالوی تقریظی چار قدم آگے ہیں
از رشحاتِ قلم، فاضلِ حقیقت رقم، شہر یارِ اقلیمِ قرطاس وقلم
علّامہ پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گولڑوی
ناشر: مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف E-11 اسلام آباد پاکستان
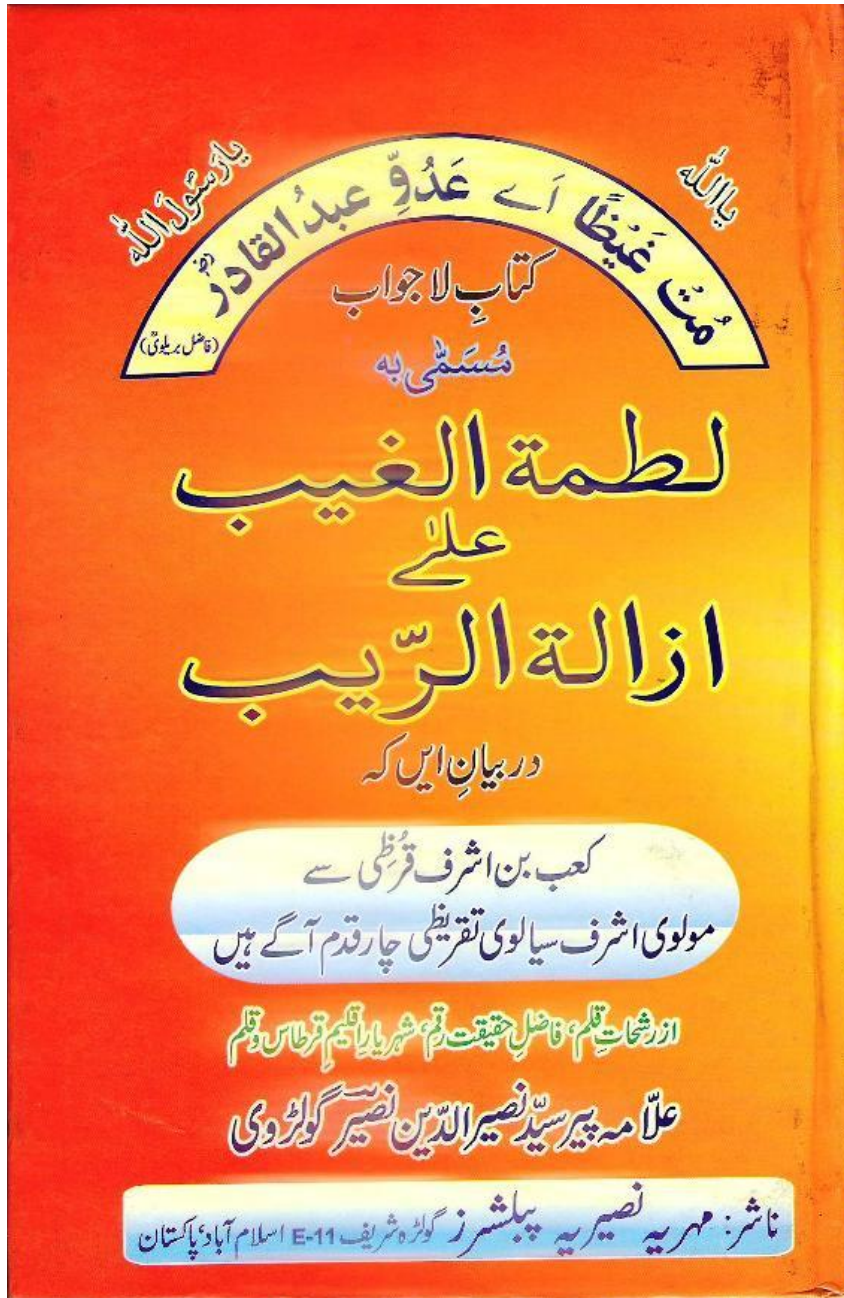
میں آپ کا یہ منصب عالی تسلیم کرتے ہوئے اپنی گردنیں جھکا ئیں تھیں۔ بقولِ راقم الحروف ۔

جو کہا تو نے وہ مامور من اللہ ہو کر
اپنی خواہش سے نہیں کوئی بھی دعوی تیرا

اعلانِ قدمی ھذہٖ کو من امر اللہ تسلیم کرنے والی مشہورِ زمانہ شخصیات

بہ طور مشتے از خروارے ہم یہاں بالاختصار صرف اُن بزرگوں کے نام لکھتے ہیں جنھوں نے اس اعلان کو بامرِ الٰہی سمجھا اور غوث پاکؓ کو اس اعلان کے لئے مامور من اللہ تسلیم کیا۔

1. حضرت شیخ عدی ابن مسافر رحمۃ اللہ علیہ
2. حضرت شیخ ابوسعید القیلوی رحمۃ اللہ علیہ
3. حضرت شیخ علی بن ھیتی رحمۃ اللہ علیہ
4. حضرت سیّد احمد الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ
5. حضرت شیخ القاسم بصری رحمۃ اللہ علیہ
6. حضرت شیخ حیات بن قیس الحرانی رحمۃ اللہ علیہ
7. حضرت شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ
8. حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ
9. حضرت علامہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
10. حضرت علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ
11. حضرت امام ابن حجر ھیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ
12. شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
13. شیخ ابومدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ
14. شیخ عبدالرحیم القناوی رحمۃ اللہ علیہ
15. حضرت شیخ محمد بن یحیی التاذفی رحمۃ اللہ علیہ
16. حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
17. حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ
18. حضرت مولنا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
19. حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ چاچڑاں شریف

مؤخر الذکر بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ حق ترجمان سے

آگے نکل گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہم قرآنِ مجید کی اُن آیات کو جو بتوں کے بارے نازل ہوئیں بزرگانِ دین پر منطبق کرنے کی جسارت سے محفوظ ہیں۔ البتہ جو آیات ردِ شرک میں آئیں اُن کو مشرکین کے خلاف ضرور استعمال کرتے ہیں چاہے وہ مشرکینِ عرب ہوں یا دورِ حاضر کے مُبتلایانِ شرک۔ لیکن یہ بات بھی یاد رہے کہ مسئلۂ استعانت میں ہم ایّاکَ نستعین پر سختی سے عمل پیرا ہیں اور ہم استعانت ذاتِ باری تعالیٰ ہی سے کرتے ہیں اس کی پوری تفصیل ہماری کتاب ''اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔)*

جہاں تک اسماعیل دہلوی سے میری سبقت کا تعلق ہے تو اس کے متعلق میں صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں نے آج تک کبھی تحریراً' تقریراً اسماعیل دہلوی صاحب کی تعریف میں کوئی ایک لفظ نہیں کہا اور نہ اُنہیں اس قابل سمجھا کہ میں اُن کا ذکر کروں۔ البتہ وابستگانِ سلسلۂ چشتیہ کے نزدیک بالعموم اور بصیر پوری و سیالوی صاحب کے نزدیک بالخصوص مُستند و حجت کتاب مقابیس المجالس کا مندرجہ ذیل اقتباس مطالعہ کر لیں وہ آپ کے لئے سُود مند رہے گا۔ ''شاہ ولی اللہؒ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید جو حضرت شاہ عبدالعزیز کے مرید و خلیفہ حضرت سیّد احمد شہید کے مرید و خلیفہ ہیں نے بھی اپنی کتاب عبقات میں شیخ اکبر محی الدّین ابنِ عربیؒ اور حضرت مجدد الف ثانی کے نظریۂ وحدت الوجود اور وحدت الشہود میں تطبیق ثابت کی ہے''...... ''آگے چل کر شاہ اسماعیل شہید مختلف بزرگوں کے اقوال نقل کرتے ہیں[1]''

قبلہ سیالوی صاحب آپ کی ذہنیت پر آفرین ہو کہ سرتاجِ اولیاء کو ایک فاسق و فاجر دوزخی سے تشبیہ دے کر بھی آج تک آپ چند فاتر العقل اور نام نہاد اہلِ سنّت کا سرمایہ بھی ہیں

[1]: مقدمہ مقابیس المجالس ' ص 228,227

اشاراتِ فریدی
ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ
جمع و ترتیب
مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق و ترجمہ
مولانا حاجی کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

۳

اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل ناشران و تاجران کتب

۳۵۱

اس قدر مفارقت اور مسافت واقع ہو گئی ہے کہ مرید کے لیے پیر کی خدمت میں حاضر ہونا مشکل ہے تو وہ پیر سے جدا ہوا ہوا شخص کسی دوسرے شیخ کامل مکمل کی خدمت میں حاضر ہو کر اسرار توحید اور حقائق و معارف کی تعلیم و تربیت حاصل کر کے سلوک کے تمام مراتب طے کر چکا ہے اور خرقۂ خلافت حاصل کر چکا ہے تو یہ دوسرا شیخ اس کے آدمی کا مرشد کہلائے گا۔ کیونکہ لفظ مرشد مشتق ہے ارشاد سے۔ جس کے معنی ہیں راہ دکھانا چونکہ اس آدمی نے اس شیخ کی امداد اور عنایت سے ہدایت و معرفت حاصل کی ہے لہٰذا یہ شیخ اس کے مرشد ہیں اور وہ شیخ جن سے اس نے پہلے بیعت کی تھی اس کے پیر کہلائیں گے۔ پیر اور مرشد میں فرق اسی وجہ سے ہے۔ لیکن اگر کسی شخص نے سلوک کے تمام مدارج اس شیخ کے ہاں طے کیے ہیں جن سے وہ شروع میں بیعت ہوا تھا اور خرقۂ خلافت بھی ان سے حاصل کیا ہے تو اس کے پیر اور مرشد وہی ایک شیخ ہوں گے۔ یہ بات صرف جاہلوں میں مشہور ہو گئی ہے۔ ضرور بالضرور ایک پیر لینا چاہیئے اور ایک مرشد۔ خواہ پہلا پیر موجود کیوں نہ ہو۔ دوسرا مرشد ضرور لینا چاہیئے۔ ان کا یہ خیال غلط ہے

اس کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ قبلہ کیا عرب میں بھی تمام سلاسل موجود ہیں یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ عرب میں سب سے زیادہ غالب اور جاری سلسلہ شاذلیہ ہے جس کی ابتدا حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہٗ سے ہوئی۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر مغربیہ ہے۔ جس کے بانی حضرت شیخ ابومدین مغربی قدس سرہٗ ہیں۔ سلسلۂ قادریہ اور سلسلہ چشتیہ بھی عرب شریف میں پائے جاتے ہیں۔

علمائے دیوبند کے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ

اس کے بعد فرمایا کہ عربستان میں سلسلہ چشتیہ زیادہ تر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ کی بدولت پھیلا ہے جو چشتی صابری ہیں۔ آپ کا اصل وطن ہندوستان میں مقام پانی پت ہے۔ لیکن انگریزوں کی مخالفت کی وجہ سے آپ ہجرت کر کے مکہ معظمہ میں کر جائے امن و حصن حصین ہے، قیام پذیر ہو گئے۔ ان کے ساتھ مولوی رحمت اللہ بھی تھے جو بہت بڑے عالم تھے اور اب

فوت ہوگئے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ صاحب جو بہت کامل بزرگ ہیں زندہ ہیں۔اس کے بعد فرمایا - دیوبند، دہلی، سہارنپور اور گنگوہ کے اکثر جید علماء حاجی امداد اللہ صاحب کے مرید ہیں۔

مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بھی حاجی صاحب کے مرید اور خلیفہ اکبر ہیں - ان کے اور خلفاء بھی بہت ہیں چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحبؒ اور مولوی محمد یعقوب صاحب وغیرہم۔¹(حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی قدس سرہٗ کا مقام پیدائش ممکن ہے بقول حضرت خواجہ علیہ رحمۃ پانی پت ہو۔ لیکن بعد میں آپ تھانہ بھون میں رہتے تھے جو سہارنپور کے قریب ہے - پہلے آپ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں مرید ہوئے - وصال شیخ کے بعد آپ حضرت شیخ میاں جیو نور محمد جھنجھانوی قدس سرہٗ کے ہاتھ پر مرید ہونے سے سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں داخل ہوگئے - اگرچہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مبانی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مشہور ہیں لیکن دراصل یہ دارالعلوم حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ کے حکم پر جاری ہوا - ہندوستان سے ہجرت کی وجہ یہ تھی کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں آپ نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند فرمایا اور فوج تیار کرکے ان کے خلاف لڑتے رہے اور کئی ایک مقامات پر فتح بھی حاصل کی - ان تمام معرکوں میں سے شاملی کی جنگ زیادہ مشہور ہے جہاں آپ کی فوج نے انگریزی فوج پر فتح حاصل کی تھی - لیکن جب بالآخر انگریز غالب آگئے اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ - مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا محمد قاسمؒ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے تو آپ ہجرت کرکے مکہ معظمہ چلے گئے - لیکن مولانا رشید احمد صاحبؒ گرفتار ہوگئے تھے اور کافی عرصہ جیل نے

۱۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کے اس ملفوظ سے ثابت ہوا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہم علمائے دیوبند صحیح معنوں میں حاجی امداد اللہ مہاجر کی کے خلیفہ اور اہل طریقت تھے حالانکہ بعض صوفی حضرات ان کو غلط فہمی سے وہابی کہتے ہیں۔